The Roman Catholic Agenda Embedded in the Manhattan Declaration

رچرڈ بارنیٹ

لکھاری کا نوٹ:

رچرڈ بینٹ جو کہ جی این بیکن منسٹریز کا صدر اور بانی ہے۔ اس ویب سائیڈ بیکن منسٹریز ڈاٹ او آر جی ہے۔ وہ پرانا رومن کلیسیاء کا راہب تھا۔ آپ اُن کا ثبوت بیکن ڈاٹ او آر جی/ تھیسی موٹی / فارمر میریٹ / رچرڈ بین۔ نیٹ، پی ڈی ایف، مسٹر بینٹ نے بھید فاؤنڈیشن میں لیکچر رہے تھے۔ انجیل اور اسکے تنقید دان ان کے خطبات کسی بھی ویب سائیڈ پر بغیر کسی معاوضے کے سُنے جا سکتے ہیں۔

152 اصلی سنگرز 100 سے زیادہ تبلیغ دان جن میں ستر دانیال اکسین صدر جنوبی بپتسمہ دینے والے، الہیات سیمزی، رینڈی ایل کرن جوبالی اور ڈائریکٹر ہے۔ ابدی عہد رکھنے والی منسٹری سے لی اینڈرسن جو نیشنل ایسوی ایشن آف ایونجیلکل کا صدر ہے۔

کے آرتھر CEO اور معاون بانی ہے پری سیپٹ منسٹری انٹرنیشنل، ڈاکٹر مارک جیلی ،صدر (ڈلاس تھیالوجیکل سیمزی) کیمن باؤ صدر (ریفلیکشن منسٹریز) جم ڈالے صدر اور CEO خاندان پر دھیان، ڈاکٹر ڈیوڈ ڈوکی ،صدر (یونین یونیورسٹی)

ڈاکٹر جیمز ٹی ڈراپر، جونیئر صدر (ایمی ریس) لائف وے۔

ریورنڈ جوناتھن فال ویل، تھامس روڈ بپتسمہ والی کلیسیاء ولیم جے فیڈر ،صدر امری سرچ

کریمن فلاور ،صدر اور مدیر اعلیٰ، (پریسبٹرین مومنین کی کمیٹی)

تھامس گلسن (ڈائریکٹر سٹریٹجک مراحل) کیمپس کروسیڈ صرف یسوع کے لیے انٹرنیشنل

ڈاکٹر وائین گروڈم، بائبل اور الہیاتی مطالعہ کے ریسرچ پروفیسر، فینکس سیمزی

ڈاکٹر ڈینس، ہالینگر، پروفیسر آف مسیحی اخلاقیات گارڈن گان ویل تھیالوجیکل سیمزی، ڈاکٹر جان اے ہم فر جونیئر، سینئر پاسٹر مقدس اندریاس پریسبٹرین چرچ اور بورڈ کے چیئر مین (مسیحیت آج کے دور میں انٹرنیشنل)

جیری جرکن، ٹرسٹی بورڈ کا چیئر مین) مودی بائبل انسٹیوٹ

ڈاکٹر رچرڈ لینڈ ،صدر اخلاقیات اور مذہبی آزادی کمیشن آف SBC،

ڈاکٹر ڈواین لفٹن صدر (ویٹن کالج)، جوش میکڈول بانی (جوش میکڈول منسٹری) ایلکس میک فارلینڈ صدر جنوبی ایونجیلکل سیمزی،

ڈاکٹر آر البرٹ ماحولر، جونیئر صدر جنوبی بپتسمہ تھیالوجیکل سیمزی

ڈاکٹر رسل ڈی مور، سینئر وائس صدر آف تعلیمی ادارہ، اور ڈین آف تھیالوجی سکول، جنوبی بپتسمہ تھیالوجیکل سیمزی

ڈیوڈ نیف ایڈیٹر ان چیف (مسیحیت آج)

ڈینس ریئے صدر اور CEO اور معاون بانی (فیملی لائف)

ڈاکٹر رون سائیڈر، ڈائریکٹر بشارتی میڈیکل اور دندان ساز ایسوسی ایشن، جان سٹون سٹریٹ، ایگزیکٹو ڈائریکٹر
سمٹ منسٹری، جانی ایرکن ٹاڈا، بانی اور CEO
(جانی اور دوست انٹرنیشنل معذوری سنٹر)
ڈاکٹر تموتھی C ٹینٹ صدر (آئس بری تھیالوجیکل سیمنری)
ڈاکٹر گراہم وانگر (صدر پیٹر کی ہینری کالج، پار کرئی ڈیلمیسن (ایڈیٹر ایمی رئیس اور سینیر لکھاری، پریسبٹرین مومنین کمیٹی،
ڈاکٹر جان وڈبرج چرچ ہسٹری کا ریسرچ پروفیسر، اور مسیحی خیالات کے رسالے کا
ٹرینٹی ایونجیلیکل ڈیوائن سکول، ڈاکٹر فرینک رائیٹ، صدر (نیشنل مذہبی براڈ کاسٹرز) اور پال ینگ CEO اور ایگزیٹو وائس صدر
کر یچن ریسرچ انسٹیوٹ۔

بہت سے ایونجیلیکل لکھاریوں، دستخط کرنے والا ں میں سے وہ آدمی تھے جنہوں نے اصلاح شدہ فرقوں اور اداروں جن میں جوئیل
بیلرن، بانی ورلڈ میکنزی، سٹیو براؤن، (نیشنل ریڈیو براڈ کاسٹر)
کے لائف ڈاکٹر رابرٹ سی کینڈا، جونیئر چانسلر اور CEO ریفارمڈ تھیالوجیکل سیمنری (آرلونڈو)
ڈاکٹر برائن چیپل صدر کا نونٹ تھیالوجیکل سیمنری، ڈاکٹر ولیم ایڈگر پروفیسر ویسٹ منسٹر تھیالوجیکل سیمنری
ریورنڈ تم کیلر، سینیر پاسٹر نجات دہندہ پریسبٹرین چرچ نیویارک
ڈاکٹر پیٹر لیلی بیک صدر (پروائیڈنس فورم) نیل نیلسن صدر کا نونٹ کالج، مارون اولاسکی، ایڈیٹر ان چیف، ورلڈ میگزین اور
پرووسٹ، دی کنگ کالج
ڈاکٹر جے آئی پاکر، بورڈ آف گورنر، پروفیسر آف تھیالوجی (ریجنٹ کالج، ڈاکٹر کارنیلس پلان ٹیگو، (صدر کیلون تھیالوجیکل سیمنری
) ڈاکٹر جے لی گن ڈنکن (صدر آلائنس آف کنفیسنگ ایونجیلیکل چئیر آف ٹوگیدر فار دا گاسپل اور گاسپل کولیشن، اور روی زکریاس، بانی اور
چئیر مین بورڈ روی زکریاس انٹرنیشنل منسٹریز۔

کچھ دستخط کرنے والوں نے پہلے ہی بہت تنقید برداشت کی ہے اور اپنی اپنی کتابوں اور رسائل میں اشاعت کے ذریعے تحریری دلائل بھی دیئے ہیں۔ ان میں جول بیلز، برائن چیپل لیگن ڈنکن البرٹ موہلر، نیل نیلسن نے اور روی زکریاس نے اپنی ریڈیو کے ذریعے دلائل کو پیش کیا۔ کچھ مشہور اور اہم لکھاریوں نے اپنی اپنی ہدایات کے ذریعے جواب دیا ہے کہ کیوں انہوں نے اس اعلان پر دستخط کیے۔

ان میں آلی ستار بیگ، مائیکل ہارٹن، جان میک آرتھر آر سی سپراؤل، اور جمیز وائیٹ، اور دکھ ہوتا ہے بتاتے ہوئے کہ بعد میں بتائے ہوئے کچھ لکھاری تو بالکل غیر یقینی لگتے ہیں۔ اس اعلان پر دستخط کرنے پر ان کی حالت اور حیثیت میں یقین کا فقدان ہے اس کانفرنس کے انعقاد کے دوران البرٹ ماہلور نے گریس کمیونٹی چرچ کے (پاسٹر میک آرتھر) نے چرواہا کانفرنس کے دوران اس کے شیڈول میں RC سپراؤل نے 2010 لائنز کانفرنس سے خطاب کرنا تھا۔

اس سارے مسئلے میں کہ بین الکلیسیائی اعلان/قرارداد پر دستخط کا گناہ ٹرینٹی ریویوئی 2000 ءایڈیٹر

رومن کیتھولک کی مان ہائن اعلان کے پیچھے دوہری پالیسی:

20 نومبر 2009 ءکو ایک 150 سے زیادہ لوگوں نے جو اپنے آپ کو کیتھولک آرتھوڈکس اور ایونجیلکل مسیح رہنماؤں کے پس منظر سے پیش کرتے تھے۔انھوں نے اخلاقی موضوعات کے متعلق اپنا اتحاد بنایا ہے۔

اس اعلان کو دستخط کرنے والوں نے مشترکہ طور پر کہا۔ہم آرتھوڈکس کیتھولک اور ایونجیلکل مسیح ہیں جنہوں نے اس وقت بنیاد سچائیوں جو انصاف عام شخص کی بھلائی کی بات کرتی ہے، کہ متعلق اتحاد کیا ہے۔

مان ہائن اعلان کے مطابق اس دستاویز کا مقصد صرف اتنا ہے کہ موجودہ دور کے جتنے بھی اخلاق کے مسائل ہیں ان پر ایک آواز ہونا یا دوسرے لفظوں میں مان ہائن اعلان صرف سماجی مسائل پر متحد ہونا ہے۔اور اس دستاویز کا اس سے بڑا مقصد اور کوئی نہیں ہے۔

تاہم ویب سائیٹ کے حصہ میں (مان ہائن کے دستخط کرنے والوں کے لیے پیغام)

اس میں صاف لکھا ہے کہ اس کا مقصد ایک سیاسی تحریک ہے اور یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ اعلان ھذا کیتھولک چرچ کی تنزلی جو سماجی عقیدوں میں سے سب سے موجودہ ٹائپ ہے۔

یہاں ایک اور مقصد بھی ہے جو ڈھکن پہلے اور بعد کے دستاویز میں جو بنیادی بات ہے وہ یہ کہ رومن کیتھولک چرچ سماجی مسائل کے ذریعے سچی انجیلی بائبل کے مومنین کو اس بات سے پرے کراتا ہے۔کہ بائبل مقدس کے اختیار پر کوئی مخالفت نہ ہو۔

ایک اور معاملے میں ایونجیلکل مسیحی اور کیتھولک کے مسیحیوں میں بائبل مقدس کے عقیدے کے معاملات میں صرف اور صرف بائبل اور انجیل کی حاکمیت کو بڑھانے کو کیتھولک طریقہ کار یہ ہے انجیلی بشارتی اور سماجی مسیحیوں کو اکٹھا کیا جائے۔

مان ہائن اعلان کے مطابق بڑے بڑے سماجی مسائل کو قبول کرلیا گیا۔لیکن اس کے پیچھے عام کیتھولک کو سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کرنے سے بہت پیچھے چھوڑ دیا گیا اور ایسے ذخیرہ الفاظ میں کچھ ایسے الفاظ بھی ہیں جس میں رومن کیتھولک کے کچھ خاص مقاصد بھی چھپے ہوئے ہیں۔جیسے ہی بشارتی مسیحی سماجی معاملات میں کیتھولک مسیحیوں کے قریب آتے ہیں۔

جیسا کہ اس دستاویز میں ذکر کیا گیا کہ یہ بین الاکلیسیائی مکالمہ انسانی سوچ اور رویے کو تبدیل کرنے میں جو روزمرہ کی زندگی میں کلیسیاؤں کو بہتر کرے گا۔چنانچہ اس طرح اس مکالمے کا مقصد کلیسیا تھوڑا تھوڑا کر کے نظر آنے والے اور ایک کلیسیاء میں سب کو اکٹھا کرنے کا منصوبہ یا خواب دیکھا جارہا ہے۔اُس رومن کیتھولک چرچ کا خواب جس کی بنیاد دوہری انجیل جھوٹی اور اُس کا دور دور تک غیر مخلصانہ ایجنڈہ ہے۔رومن کیتھولک چرچ ریاست کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اس کے دعویٰ کو صرف یہی کلیسیاء یسوع کی مسیحی کلیسیاء ہے۔اور اس کا پوپ جو کلیسیاء میں یسوع کا نائب ہے اور جیسے ہر کسی کو جج کرنے کا اختیار ہے۔

جیسا کہ اُس نے زمانہ وسطیٰ میں اُس نے کیا ہے۔اس کوشش میں پاپائیت کو قائم رکھنے کے لیے بائبل مقدس اور انجیل کی حاکمیت کا نعرہ لگائیں اور جو اس کے خلاف ہوں اُن کو چپ کروادیں یہ وہ رومن پس منظر ہے جس میں مان ہائن اعلان لکھا گیا یا طے کیا گیا۔

دو معنی ابتدائیہ:

مان ہائن اعلان کا ابتدائیہ خود بے مقصد نظر آتا ہے۔اس کی بجائے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔کہ یہ مسیح قوم 2000ء سال کی روایات کے وارث ہیں اور دو معنی طریقے سے یہ بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ خدا کا پیغام سنا رہے ہیں۔ ہمارے معاشروں میں انصاف کی تلاش کر رہے ہیں ظلم کو روک رہے ہیں اور بڑے پیار اور ہمدردی سے غریبوں محتاجوں اور مظلوم لوگوں تک پہنچ رہے ہیں اور اس جملے میں دو ہزار سال کی روایات جس میں کلام مقدس میں سے سچائی کی تلاش ہے بالکل سچ نہیں ہے کیونکہ دونوں رومن کیتھولک چرچ اور مشرقی آرتھوڈکس مسیح بائبل اور صرف انجیل کی حاکمیت کو تسلیم نہیں کرتے اور اسی طرح ابتدائیہ میں اس مشترکہ اصطلاح مسیحی کون ہیں بالکل واضح نہیں ہے۔اس کے دوسرے حصے میں پڑھا جا سکتا ہے۔اور ان دونوں حقائق نے بشارتی اختلاف کو جنم دیا ہے۔

مان ہائن اعلان کے لکھاریوں کے نام:

مان ہائن مسودہ کے لکھاریوں میں قابل ذکر رابرٹ جارج ہے جو ایک بہت سرگرم کیتھولک مسیحی ہے اس لیے مرحوم رچرڈ جان نیو ہاس کی جگہ لی۔اس کے علاوہ۔تیموتی جارج، جوڈ وینیٹی سکول (بی سن) کا ڈین یا انتظامیہ کا سربراہ ہے۔اور چک کولن جو جیل کی منسٹری کا ہے منسلک ہے۔اور ان تمام فریقین کے درمیان اتحاد کو حاصل کرنے کے لیے جن کا ذکر ویب سائیٹ میں کیا گیا ہے۔اور بالکل واضح طور پر بڑے بڑے سمجھوتے کے گئے ہیں۔

مسودے کے لکھاری:

اگلا لکھاری تموتھی جارج ہے۔جو بشارتی مسیحیوں کا سربراہ ہے۔یہ رومن کیتھولک ڈرافٹر اور ان سے بھی ان کے پس منظر میں ہیں۔اور پھر تموتھی موصوف کو اس اعلان کے میزبانوں نے دعوت دی کہ وہ بشارتی مسیحیوں کی نمائندگی کرئے۔وہ ایسا رہنما ہے جس کی عوامی گواہی جو اس نے انسانوں میں انصاف، انسانی حقوق اور مشترکہ مفاد کیلیے رومن کیتھولک چرچ کے سیاسی اور بین الاکلیسیائی مفادات کے عین مطابق ہے یہ اُس عقیدہ کے جو رومن کیتھولک چرچ کے سماجی عقائد کی کتاب میں درج ہے بالکل منحرف ہے۔

تموتھی جارج کے بڑے بڑے سمجھوتے:

تموتھی جارج کا پہلا سمجھوتہ اس دستاویز کی حاکمیت کی بنیاد سے اتفاق کرنا تھا۔اس کی بنیاد صرف بائبل نہیں بلکہ یہ رومن کیتھولک چرچ کی تخت تہہ والی روایات ہیں۔اور اس کے ساتھ ساتھ صحائف بھی ہیں۔اور یہ بنیاد جو ملاوٹ شدہ حاکمیت ہے اس دستاویز کی مبہم اور دو معنی اصطلاحات سے سمجھوتہ بن جاتا ہے جس کی بنیاد بالکل کلامِ مقدس اور بالخصوص انجیل مقدس سے بالکل منحرف ہے۔

بالکل اس کے برابر والا جس میں اُس کا مکمل سمجھوتہ ہے وہ بائبل مقدس کے متعلق ہے اگرچہ ابتدائیہ میں لکھا ہے کہ آج کے مسیحی اُس انجیل کو پرچار کرنے لیے بلائے گئے ہیں جس کا فضل مہنگا ترین ہے۔

اب یہاں دو معنی اور اختلاف کرنے والے لفظ مہنگا فضل ہے آدمی کی ایک گنہگار کی حیثیت سے غضب والے خدا کے نزدیک کیا

حیثیت ہے کچھ بیان نہیں کیا گیا۔ حاکمیت صرف بائبل کی خدا کے فضل سے نجات جو صرف ایمان سے ہو اور یسوع مسیح میں ہو بیان نہیں کیا گیا۔ تاہم مان ہائن اعلان کے دعویٰ کہ مہنگے فضل والی انجیل مقدس اس منشور کی طرح انجیل مقدس کے بہت قریب ہے اب ظاہر ہے کہ مان ہائن کی اعلان میں اس طرح کی بات کرنا دستخط کرنے والوں کے مابین اتحاد کرنے والوں کے درمیان کوئی سمجھوتہ نہیں۔

کیونکہ کوئی بھی جو صرف خدا کے فضل سے بچایا جائے اور صرف یسوع پر ایمان رکھے اُس کا غیر ایمان والوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اس دستاویز کے دوسرے حصے میں لکھا ہے ہمارا یہ فرض ہے کہ یسوع کی انجیل کی منادی کریں۔ دونوں موسم میں بھی اور موسم کے علاوہ بھی یہ بات بشارتی مسیحیوں کے لیے سوچنے کا مقام ہے اگر انھوں نے اپنا فرض پورا کیا تو اُنھیں صرف اور صرف بائبل مقدس کے اختیار پر رومن کیتھولک آرتھوڈکس کلیسیاؤں سے جنہوں نے اس دستاویز پر دستخط کیے سے مقابلہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ دونوں کلیسیائیں سرکاری طور پر بائبل مقدس کی حاکمیت کو تسلیم نہیں کرتی۔ اور اس کی جگہ جھوٹی انجیل کی منادی کرتی ہیں۔

صرف وہ جو واقعی ہی یسوع میں بچائے گئے ہیں اور یسوع کی انجیل پر ایمان رکھتے ہیں اُن کی ذمہ داری ہے کہ اس کا پرچار بھی کریں۔

رومن کلیسیاء کی تاریخ پر سفیدی کا پھیرنا:

ایک بڑا سمجھوتہ جس پر تموتھی نے سر جھکا دیا وہ بشارتی مسیحی اور کیتھولک مسیحیوں کی تاریخ سے متعلق ہے۔ کیونکہ رومن کیتھولک کلیسیاء کی ریاست سے جو صدیوں سے بائبل کے ماننے والوں اور نہ ماننے والوں کے خلاف زیادتیاں ہوئیں۔ انھیں صرف ایک چھوٹے سے جملے سے یعنی اداروں سے غلطیاں ہوئی سے مٹائی نہیں جا سکتی۔ اور یہی بات اس منشور میں بھی کی گئی ہے اور نہ ہی اس مسودے کے لکھنے والے خود بطور عام آدمی اس غضب سے اپنے آپ کو بچا سکتے ہیں۔

اس ابتدائیہ کا خلاصہ جو مسیحی تاریخ سے متعلق ہے پر اس کو بیان کرنے میں ناقابل ہے۔ مثال کے طور پر اس کے ابتدائیہ میں اُس روایتی مسیحی ورثے کا تحفظ کیا گیا ہے مگر یورپ کی تاریخ کے دو بڑے واقعات پر خاموشی اختیار کر لی جاتی ہے پہلا تو 600 سال والا پوپ صاحب والی عدالتوں کو قائم کرنا دوسرا 16 صدی میں بائبل مقدس کا عام مومنین کے ہاتھ میں آنا کیونکہ اگر ان واقعات سے اتفاق کر لیا جاتا تو اس مان ہائن اعلان اور اس کے تمام تحفظ کرنے والوں کے مابین سارا اتحاد ختم ہو جائے گا مثال کے طور پر ابتدائیہ میں لکھا ہے یہ صرف مسیحی ہی تھے جنہوں نے برائی کی غلامی سے لڑائی کی 16 ویں اور 17 ویں صدی میں پاپائی فرمان کے مطابق غلامی کی روایات پر اور جو بھی غلام رکھتا تھا یا ملوث تھا اُن کو چرچ سے باہر نکال دیا جاتا تھا۔

تاہم 16 ویں صدی کے شروع میں خود رومن کیتھولک چرچ کہ تین سو سال تک بائبل مقدس کے ماننے والوں اور یورپ میں ہی اور پوری رومی سلطنت میں خوفناک طریقے سے لوٹا مارا اور قتل کیا گیا۔ قتل والی عدالتیں پوپ صاحب کا خوف پھیلانے کا ذریعہ تھی تاکہ رومن کیتھولک کی جھوٹی انجیل اور جھوٹی روایات کو پھیلایا جائے اور اٹھارویں صدی میں جب اُن کا خاتمہ ہوا تو مزید تین سو سال تک ان کا جائزہ لیا جائے دیکھا جائے تو تموتھی جارج نے بالخصوص رابرٹ جارج نے جو ایک پڑھا لکھا انسان ہے رومن کیتھولک چرچ کی خون

آلودہ تاریخ پر سفیدی پھیری دی ہے۔

1203ء میں فرانس میں ایل بی جانسن کے مقام پر فرقہ وارانہ تشدد کے آغاز کے لیے پوپ صاحب نے قتل کرنے والا نظام قائم کیا۔

1572ء میں پاپائیت نے پوپ پائس پنجم نے اپنی موت سے پہلے ہتھیار کے طور پر مقدس بارتھولومیو کے دن پر جو قتل و غارت ہوئی۔ جس میں 70 ہزار ہیوجی ناٹس کو فرقہ وارانہ بنیادوں کو فرانس سے پاک صاف کر دیا گیا۔ 17 ویں صدی میں پاپائیت کو فرقہ وارانہ قتل میں بہت زیادہ استعمال کیا گیا اور بائبل پر ایمان رکھنے والے۔ وایودی یا وادیوں کے لوگ جو کاٹین ایلپس سے تعلق رکھتے تھے۔

بڑی تعداد میں مارا گیا۔ دوسری عالمگیر جنگ میں رومن کیتھولک کروسیا ریاست میں پوپ صاحب کی منظوری کے بعد سربئین آرتھوڈکس اور دوسرے مومنین کی فرقہ وارانہ قتل و غارت شروع ہوئی۔ اور دوسری عالمگیر جنگ میں بطور آلہ پاپائیت نے یہودیوں کی سوختنی قربانی، جیسے قتل و غارت کے لیے راہ ہموار کی۔ اور آج بھی پاپائیت بدلی نہیں ہے جو بشارتی مسیحیوں کو کافر کی بجائے بچھڑی ہوئی برادری کہتی ہے۔

اور اسی ابتدائیہ کے آخر میں دیئے گئے پیرائیہ میں لکھا ہے یورپ سے مسیحی عوام نے کامیابی سے قانون کی حکمرانی اور سرکاری حکومت کی طاقت کے ساتھ توازن قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔ جس نے آج جدید جمہوریت کی بنیاد رکھی ہے۔ اب یقیناً رومن اور آرتھوڈکس اس میں شامل نہیں ہو سکتی بلکہ اس میں 16 ویں صدی کے پروٹسٹینٹ ہیں جنہوں نے پاک رومی سلطنت کا خاتمہ کیا۔ اس میں پوپ صاحب سرکاری طور پر اس کے نگہبان تھے اور جو سرکاری طور پر غیر بائبل مقدس کے عقیدے کو لاگو کرتے تھے۔

اس کے برعکس زمانہ اصلاح کے پروٹسٹینٹ کے قانون کی حکمرانی کی اور امریکہ میں آئین کو قائم کیا جو بالکل نئی قسم کی اور امریکہ میں آئین کو قائم کیا۔ جو بالکل نئی قسم کی حکومت تھی ایسی عوامی نمائندہ حکومت جو قانون کی حکمرانی کو لاگو کریں۔ اور جس کی بنیاد بائبل مقدس تھی

پروٹسٹینٹ مصلحین کے بغیر امریکہ میں نئے قانون کی حکمرانی ممکن نہ تھی۔ جس میں ریاست نہ تو چرچ والی ریاست تھی اور نہ ہی اس کے نگہبان اور حکمران دونوں روحانی اور جسمانی جیسا کہ پوپ صاحب ہیں۔ 17 ویں اور 18 ویں صدی میں بہت سارے پناہ گزین نے انگلینڈ، یورپ اور سکاٹ لینڈ سے بھاگ کر امریکی بستیوں میں پناہ لی کیونکہ رومن کیتھولک چرچ نے ان کو اور ان کے خاندانوں پر خطرہ بڑھایا اور ان کا جینا تنگ کر دیا تھا۔ کیونکہ کیتھولک مومنین اور بالخصوص رابرٹ جارج نے جو دو ہزار سالہ روایات جس میں اپنے معاشروں میں انصاف کی تلاش اور ظلم کی مزاحمت کا دعویٰ کیا ہے بالکل صاف جھوٹ ہے کیونکہ اس مسودہ کے لکھاریوں نے لفظ مسیحی کو کیتھولک انداز سے بیان کیا ہے۔ وہ خاصا مشکل اور غیر واضح ہے کیونکہ یہ کیتھولک مسیحیوں کے دعویٰ کو کہ وہ دو ہزار سالہ روایات کے وارث ہیں۔

اور اس کو کہ انہوں نے انصاف کی تلاش کی اور ظلم و جبر کی مزاحمت کی بالکل بھی اس کی تصدیق نہیں کرتی۔ مشرقی آرتھوڈکس مومنین کی تاریخ اور کسی بھی طرح سے اس کی ہم پلہ رومن کیتھولک تاریخ کے ظلم و ستم۔ نے دوسرے مسیحیوں کی پوری طرح مخالفت کی ہے۔ اور ہر

اس شخص کے لیے جنہوں نے اس مان ہائن قرارداد میں مسیحی کی تعریف اور پھر اس میں رومن کیتھولک اور آرتھوڈکس کلیسیاء اگر شامل ہیں تو سراسر غلط ہے۔

رابرٹ جارج نے رومن کیتھولک سماجی عقیدہ کو بڑھاوا دیا:

پوپ صاحب کے فرمان کی نگرانی میں کہ دوسرے مسیحی کلیساؤں آرتھوڈکس اور بشارتی مسیحیوں کو سماجی تعلیمات کے ذریعے رومی سلطنت میں شامل کرو۔رابرٹ نے اس بات کی تابعداری کی ہے۔اور اس کی ذمہ داری بطور کیتھولک مندرجہ ذیل ہے۔

پوپ صاحب بطور رومن کیتھولک چرچ کی اعلیٰ ترین اختیار والی ہستی کے طور پر اپنے مومنین کے لیے یہ فرمایا۔

بشارت کے کاموں میں جیسے کے تعلیم میں، مذہبی تعلیم دینے میں اور تربیت کے لیے جس کی کلیسیاء کا سماجی عقیدہ تبلیغ کرتا ہے۔ یہ خطبہ ہر مسیحی کے لیے ہے اور اس پر عمل کرنے سے تمام مسیحی کلیسیاء کے سماجی عقیدہ کے تحت چرچ کے دنیاوی مشن کی تکمیل ہے۔

ان مسائل کے تحت پاپائیت نے اپنے اصلی دانت گاڑ دیئے ہیں جہاں تک چرچ کی اخلاقی تعلیمات کی بات ہے تو چرچ کا اور سماجی عقیدہ کی حیثیت برابر برابر ہے۔ یہ مستند ادارہ تعلیم ہے جو مومنین کو ان تعلیمات پر عمل کرنے کی دعوت دیتا ہے۔یعنی تمام کیتھولک مومنین پر فرض ہے کہ وہ مسیحی سماجی تعلیمات کو اپنے اعمال اور الفاظ کے ذریعے دوسروں کو پھیلائیں بصورت دیگران کو فرقہ بدر کردیا جائے گا۔اس کا یہ مطلب ہے کہ پاپائیت پانچویں کالم پر منحصر ہے جس کے تحت دنیا کے تمام خطوں میں جہاں کیتھولک مومنین ہیں رابرٹ جارج نے مان ہائن اعلان کا حصہ بن کر ثابت کیا ہے کہ وہ جانے نہ جانے ان تعلیمات کو مانا ہے۔

مان ہائن اعلان کا سیاسی مقصد:

ویب سائیٹ نے واضح کیا ہے کہ مان ہائن اعلان صرف سیاسی مقاصد رکھتی ہے۔ویب سائیٹ کے حصہ میں جہاں یہ عنوان لکھا ہے کہ دستخط کرنے والے تمام حامیوں کے نام پیغام اور یہ مقصد بیان کیا گیا ہے مثلاً

(ہم ایک ایسی تحریک کو قائم کرنے جارہے ہیں سینکڑوں اور ہزاروں کیتھولک، آرتھوڈکس (مشرقی) اور بشارتی مسیحیوں جو انصاف اور عام برتری کے لیے تمام مرد وخواتین کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ یہاں مسیحیوں کو کیتھولک، بشاتی اور آرتھوڈکس کے طور پر جانے جائی گے۔ چنانچہ سچے بشارتی مسیحیوں کو آرتھوڈکس رومن کیتھولک مسیحیوں کے ساتھ سمجھا جائے جن میں سے کوئی بھی مسیحی نہیں ہے۔ یعنی اب اس لیے مسیحی گروپ نے دوسرے بھی نیک نیت آدمیوں کلیسیاء میں شامل ہونا ہے۔ جو مسیحی خود نہیں ہیں بلکہ غیراقوام کی طرح مثلاً ہندوؤں، بدھ مت، جانور پرستی والے، کافر، اور دہریئے کے ساتھ مل کر کلیسیاء کی تشکیل دینا ہوگی۔مزید براں نئے گروپ والے عالمی مومنین نے بالکل کیتھولک کلیسیاء کی سماجی تعلیمات پر دستاویز کی اصل روح کے تحت جو حزب اختلاف والی قوت ہے دنیا میں عالمگیر سطح پر عمل درآمد کروانے میں کردار ادا کیا ہے۔

لفظ عام بہتری اور انصاف کو اگر غور سے کھولیں تو کیتھولک تحریک کی کیتھولک سماجی تعلیمات کو پھیلانا۔ بڑے اچھے طریقے سے

واضح ہو جاتا ہے۔ آیئے ذرا غور کریں۔

انصاف کو رومن کیتھولک چرچ کی سماجی تعلیمات کی روشنی میں اس طرح بیان کیا جاتا ہے۔ کیتھولک کے مطابق انصاف، معاشی انصاف ہے۔ جو امیر ملکوں سے غریب ملکوں کی طرف دولت کے پھیلاؤ کی بات کرنے پر صرف ایک عام غیر اہم لفظ ہے۔

1995ء کے امریکہ کے پاسبانی خط میں (مالی انصاف سب کے لیے) میں امریکی کیتھولک شیپ کانفرنس نے یہ لکھا۔

(کیتھولک تعلیمات کے مطابق انسانی حقوق میں نہ صرف سرکاری اور سیاسی حقوق آتے ہیں بلکہ معاشی حقوق بھی تمام لوگوں کا حق ہے کہ اُنہیں بلاتفریق زندہ رہنے، خوراک، کپڑے، پناہ، آرام اور دوائیوں، تعلیم اور روزگار کا حق ہے)

تاہم بائبل مقدس میں حقوق جیسے الفاظ کے ذریعے بات چیت نہیں کی جاتی۔

بائبل کے منشور میں انصاف اور آدمیوں کو نفسانی اور محفل میں اپنے معاشی فیصلے کرنے کا اور انصاف حاصل کرنے کے حق کی حفاظت کی جاتی ہے۔ جو آدمیوں کو اجازت دیتی ہیکہ وہ خدا کی تشبیہ پر بنائے جانے کے آزادی کو منا سکے یہ آدمیوں کو اس بات کی بھی اجازت دیتی ہے کہ وہ اپنی کوششوں میں ناکام بھی ہو سکتے ہیں۔ درست معشیت کی اہمیت یہ ہے کہ یہ بنیادی طور فضول خرچی اور دولت مہیا نہیں کرتی بلکہ اس کا بنیادی مقصد یا پیش کش خدا کو حاضر ناظر رکھے اور اپنے کام کرئے اور ایسی ذمہ داری انسان کو خدا کے قانون کے روبرو کر دیتی ہے اور اُس کا اپنا قانون اور اُس پر نہ ٹلنے والی ناکامی پر بھی جیتتے رہتے ہیں۔ یہ انسان کو موقع فراہم کرتی ہے کہ وہ اپنے اختیار اور معلومات سے بڑھ کر سچائی کو تلاش کریں۔ اور صرف بائبل مقدس اور انجیل کی شخصی حاکمیت ہی اُس کو اس قابل بنا سکتی ہے۔

اور صرف بائبل ہی اسے خدا کی عالمگیریت کی سچائی بتاتی ہے اور اُسے ایک نجات دہندہ کی ضرورت ہے اور وہ تب سمجھا سکتا ہے۔ جب اُسے خدا پر ایمان لانے کی ضرورت ہے یسوع کے ذریعے چنانچہ معاشرتی حقوق کی سچائی کے پیچھے جو پیاس موجود ہے یعنی دولت کی دوبارہ تقسیم جس کے لیے رومن کیتھولک ایجنڈہ زور دیتا ہے کہ ایک فرد واحد کو خدا کے سامنے جواب دہ ہونا ضرور ہے۔ اس لیے خدا پر اُس کے انحصار کا مطلب رومن کیتھولک کلیسیاء کی سرکاری ریاست سے کنارہ کشی ہے۔ کیونکہ یہ دونوں ادارے یا تو بت بن جاتے ہیں۔ یا پھر غیر اختیار رکھنے والے خدا کے درمیانی بن جاتے ہیں۔

مان ہائن اعلان میں آٹھویں بار عوامی بھلائی کا لفظ استعمال ہوا ہے یہ بھی رومن لغت ہونے والے ناپید ہوتے الفاظ میں سے ایک ہے۔ چنانچہ سرکاری طور سماجی تعلیمات کی دستاویز میں لکھا ہے۔ کلیسیاء کی سماجی تعلیمات سماجی کارکردگی کو جو نجی ملکیت ہو اور اجتماعی بھلائی کی بات کریں پر زور دیتی ہے۔

عالمگیر مقاصد تو یہ ہے کہ اشیاء کو ان کے مالکان اس کو جائز طریقے سے استعمال کریں۔ یہاں سے ہمیں مالکان کے لیے ایک راہ نظر آتی ہے کہ وہ اشیاء کو جائز طریقے سے استعمال کریں اور انھیں ضائع نہ ہونے دیں۔ حتیٰ کہ وہ دوسروں کو بھی دے دیں اُن کے جائز مالکان کو ان اشیاء کی پیداوار میں فرق نہ آنے دیں۔

جوان سے بہت زیادہ شوق اور اُنھیں صحیح استعمال کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں بہت کم لوگ اس بات کو محسوس کر سکے ہیں کہ عام بھلائی کے رومن کیتھولک تصور میں سرکاری حکومت کی برتری ہے جس میں ہر مومنین کو حصہ لینا ہے۔

چنانچہ پوپ بینڈکٹ نے پاسبانی خط میں جس کا عنوان ہے کاریتاس ان ویری تاتے میں سرکاری طور پر جو 29 جون 2009ء کو لکھا گیا اور جس کی وکالت سرکاری پاپائی دستاویزات بھی کرتی ہے کتنے مومنین نے اُن کو سمجھنے کی کوشش کی ہے کہ مان ہائن اعلان کے مطابق جو خود کو بائبل مقدس کے عظیم مقصد انصاف اور عام بھلائی پر ہونے اور جیسا یہ روایت پسند ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے اوامریکہ میں غلطی سے امریکی آئین کا جو حصہ بھی بن گیا۔ اُسے کتنے دھوکے سے مومنین کے خلاف استعمال کیا گیا۔ جب بشارتی مسیحی مان ہائن اعلان پر سائن کرتے ہیں اور رومن کیتھولک کی سماجی اقدار اور اُس کی اخلاقی ذمہ داریوں پر زور دیتے ہیں تو اس کا مطلب ہے۔

کہ یہ ایجنڈہ بائبل مقدس امریکی آئین اور حقوق کے بل کے اُتنا ہی خلاف ہے اور جب مکمل طور پر تشکیل پا جاتا ہے تو بڑا سیاسی مذہبی عالمگیر موزوں جو سمجھا ہے جیسا کہ ہر قلعی طور پر رہنے والی بادشاہت میں ہوتا ہے اور جب مان ہائن اعلان میں یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ کیسے کیتھولک مسیحیوں نے انصاف اور آزادی کی جدوجہد میں علم بلند کیا تو واضح ہے کہ رابرٹ جارج اور دوسرے رومی شہریوں نے کس خوبصورتی سے بشارتی مسیحیوں کے لیے ایک جال بُنا۔

بین الکلیسیائی مقصد:

یہ کوئی اتفاق کی بات نہیں کے بین الکلیسیائی ایجنڈہ بھی پوپ کی طرف سے نظر آتا ہے یہ اعلان اتنا ہی ضروری ہے جیسے کہ اس کا پرچار جس میں بشارتی اور کیتھولک مومنین میں 1994ء ای سی ٹی کا آغاز کیا۔

اُس وقت یہ الفاظ تھے کہ بات سرکاری طور پر ہماری کلیسیاؤں کے لیے نہیں بولی جا سکتی کہ ہماری کلیسیاؤں اور ہمارے گھروں میں ہم سے مخاطب نہیں ہوتی اس موقع پر رہنما مسیحی اتحاد کی بات کرتے ہیں جوان کا شخصی دعویٰ ہے پر وہ اُسے ہمارے اداروں کی طرف سے بیان کرتے ہیں جو کہ صحیح بات نہیں کیونکہ پھر یہ دوبارہ سے حسن اتفاق نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک ہی مقصد کی دو گواہیاں ہیں کہ کیتھولک اور آرتھوڈکس کو ایک مسیحی مان لیا جائے۔

حالانکہ رومی ریاست نے بالکل واضح طور پر کہا تھا کہ بشارتی کلیسیائیں مسیحی نہیں ہیں۔ چنانچہ رومن کیتھولک کا یہ دعویٰ کہ دوسری مسیحی کلیسیائیں اُس مان ہائن اعلان کے حصے دار بن کر بشارتی مومنین اور آرتھوڈکس کو مسیحی بنانا ہے تو یہ ایک اداراتی طور پرست بڑی غلطی ہے جب دو کارڈینل سات آرچ بشپ صاحبان اور پانچ بشپ صاحبان نے رومن کیتھولک کلیسیاء کیطرف سے مان ہائن اعلان پر سائن کیے تو یہ اُن کی بیک وقت اُن کی دوہری شخصیت تھی کلیسیاء کی طرف سے بھی اور پاپائیت کی طرف سے بھی کیونکہ دستخط میں اُن کے پورے نام پورے خطابت اور فرقے کے ساتھ لکھے گئے۔

جہاں سے وہ آئے تھے مثال کے طور پر کارڈینل نے اس طرح دستخط کیے۔

فضیلت مآب آدم کارڈینل مادہ آرچ بشپ ایمارٹیس رومن کیتھولک ڈیوائیس آف ری گالی آرچ بشپ رومن کیتھولک آرچ بشپ آف فلاڈیلفیہ اور یہی بات اس دستاویز کے بارے میں دستخط کرنے والوں کے بارے میں کہی جاسکتی ہے۔اس کا مطلب ہے کہ اگر چہ دستخط کرنے والے انفرادی شخص ہے تاہم ہمارے اداروں کی طرف سے نمائندے نہیں اور انھوں نے اپنے خطابت اور حیثیت کو مذہبی دنیا میں ڈبو دیا ہے۔ دستخط کرنے والوں کی فہرست کا مطلب عام لوگوں کو متاثر کرنا ہے۔تا کہ کون کہاں سے تعلق رکھتا ہے کی بنیاد پر سیاست کو پہچان لیں اور دستخط کر دیں۔ چنانچہ رومن کیتھولک کا جھوٹا بین الکلیسیائی اتحاد تھوڑا تھوڑا کر کے بائبل کے ماننے والوں کو یہ سوچنے پر مجبور کیا ہے کہ رومن کیتھولک ریاست کی حیثیت اُن کی بشارتی کلیسیاؤں سے مختلف نہیں ہے۔

ایک بنیادی حربہ جیسے اس دستاویز جس میں دونوں فریقین متفق نہیں ہے وہ حربہ یہ ہے کہ تقسیم کروں اور فتح کروں تو 1994ء میں شروع ہوئی۔ جب بشارتی اور کیتھولک مومنین نے اکٹھے ہو کر رومن کیتھولک کو مسیحی قرار دیا۔ای سی ٹی کے مطابق رومن کیتھولک مسیحیوں نے ان باتوں میں بشارتی کلیسیاء کے ساتھ باتوں میں اتحاد کیا ہے اور صرف بائبل مقدس کی حاکمیت پر اکٹھے ہونے سے انکار کرتے ہیں ان کے درمیان جو عقیدے پر ثبوت اور دعوی ہے اُن میں ایک یسوع پر ایمان بھی ہے۔اور ایسے معاملات میں کوئی اتفاق نہیں ہوسکتا۔

ای سی ٹی کے 15 سالہ تاریخ پر جو مان ہائن اعلان میں مسیحی کی تعریف کو خطاب نہیں کیا گیا۔لیکن مان ہائن اعلان کے مطابق کے لکھنے والے نے یہ کوشش کی ہے کہ کب اور کیسے رومن کیتھولک اور آرتھوڈکس کو مسیحیت میں شامل کیا جائے۔اس نقطے کے آخر میں مان ہائن کے اعلان کے مطابق سادہ طور پر کہا گیا ہے اس لحاظ سے مان ہائن کے ابتدائیہ میں سادہ طور پر جو مسیحی ہونے کے متعلق اور ان کی روایات اور ورثے میں جو تیز اور بائبل سے لاعلم اور نئے بشارتی قاری جنہوں نے آخری پیرائے کو اعلان کہا اور کیتھولک آرتھوڈکس بشارتی مسیحیوں میں اس طرح کہا ہے ہم مسیحی ہیں جنہوں نے کلیسیائی اختلاف مٹا کر اور تاریخ کو بھلا کر اکٹھا ہو کر فیصلہ کیا ہے۔کسی قسم کی دلیل بھی نہیں دی گئی۔

ان معاملات پر کلیسیائی تاریخی اختلاف حل ہو گئے ہیں اس کے برعکس رومن کیتھولک اور آرتھوڈکس میں جو سمجھوتہ ہوا ہے کہ ان کو مسیحی کہا جائے اس کی سب سے بڑی تکمیل ہے لیکن یہ رومن کیتھولک اور آرتھوڈکس کے لیے بڑی شرم کی بات ہے جنہوں نے اس بات پر سمجھوتہ کیا ہے۔ مان ہائن اعلان میں ویب سائیٹ کے پس منظر میں اگر سمجھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اعلان خود ایک سیاسی اہمیت رکھنے والا فقرہ ہے ماسوائے رومن کیتھولک چرچ میں جس میں اس کا سب سے دور ایجنڈہ ہے۔

مان ہائن اعلان کو سمجھنا اور اس پر دستخط کرنا رومن کیتھولک نظام پر پابندی لگانا اور آرتھوڈکس کو مسیحی کہنے پر روکنا ہے اور یہ ایک ایسی چیز ہے جو انھیں روک دینی چاہیے تھی۔رومن کیتھولک چرچ کے ایجنڈہ کے مطابق بشارتی مسیحی دھوکہ کھا گئے ہیں۔کلام مقدس میں واضح طور پر لکھا گیا ہے۔خدا کبھی بھی دھوکا نہیں کھا سکتا ہے اور کبھی بھی اُس کا تمسخر نہیں اڑایا جائے گا۔ کیونکہ جو کچھ انسان بوئے گا وہی کاٹے گا۔ (غلاطیوں 6 باب 7 آیت)

چنانچہ سچے مسیحیوں کو ایک مقصد بنانا ہے کہ خداوند خدا کا مذاق نہیں بنایا جائے گا۔اور اس کے جلال اور اُس کی انجیل کا فضل خطرے

میں ہیں۔

۱۔ امریکہ میں پریسبٹرین کلیسیاء کے متعلق آگاہی/ترقی

سین گریٹی کی کتاب میں امریکہ میں پریسبٹرین کلیسیاء بچ جائے گی اشاعت کے بعد پی سی اے کچھ ترقی کی ہے سب سے پہلے قانونی قائمہ کمشن نے ایک فیصلہ لیا ہے جو جیمز بورڈ وائین (ٹی ای) کی شکایت پر قائم ہوئی تھی اس کے مقابلے میں شمالی مغربی پریسبٹری کے مطابق 11 مارچ 2010ء میں ٹی ای رابرٹ کے نام لکھے گئے خط میں سے مندرجہ ذیل اقتباس ہیں۔

۲۔ مسئلے کا بیان:

کیا پی این ڈبلیو کی غلطی جو اُس نے پی این ڈبلیو کی کمیٹی کی رپورٹوں کو سنبھالنے میں اور چیک کرنے میں پی سی اے کے تعلیم دینے والے ایلڈر مقرر ہوئے کو صحیح طرح سنبھال نہ سکے۔

۳۔ ججمنٹ:

جی ہاں شکایت بجا ہے اور یہ مقابلہ پی این ڈبلیو کو عقل اور رائے کے مطابق آگے بڑھانے اور فیصلہ کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

۴۔ عقل اور رائے:

اس معاملے میں رائے اور عقل کی دلیل یہ تجویز پیش کرتی ہے ٹی ای لی ہارٹ کی تعلیمات کے مطابق جو ہمارے معیار کے مطابق نہیں ہے یہ تعلیمات عقلی طور پر کلیسیاء کے امن اور پاکیزگی کے لیے بہت نقصان دہ ہے اس کے علاوہ ریکارڈ یہ بتایا ہے کہ شکایات اور جوابات کا علم اور پہچان موجود ہے تاہم بضابطہ قانونی مراحل کے بغیر پی این ڈبلیو کے پاس کوئی اختیار نہیں کہ وہ ایسی تعلیمات کو صحیح یا غلط قرار دے کہ جو مذہب کے لیے ضروری ہیں یا پھر معاشرے میں پھیل گئی ہیں چنانچہ شکایت کو تعلیمات کو اعلان میں سے عقیدے کے نظام کے مطابق باہر نکال دیا گیا اس لیے شکایات اس اعلان کے مطابق نہیں ہے کیونکہ یہ تعلیمات ہمارے عقیدے سے بالکل باہر ہیں۔ اس طرح قانونی مراحل کی تکمیل کے بغیر پی این ڈبلیو یہ نہیں کہہ سکتی کہ یہ تعلیمات ہمارے عقیدے کے مطابق ہے یا نہیں ہیں۔

پی این ڈبلیو نے ٹی ای بی ہارٹ کے خیالات کو معیار کے مطابق اعلان کر کے غلطی کی ہے مزید پی این ڈبلیو نے اس موقع پر اعلان کیا ہے کہ اُس کے خیالات ہمارے خیالات مطابق نہیں ہیں تاہم ٹی ای لی ہارٹ کا دل کو چھو لینے والے عقیدوں کے نظام مثلاً بپتسمہ بائبل مقدس کی دوہری فطرت اور اس کا عملی اطلاق کا ریکارڈ کر لیا گیا ہے۔

پی این ڈبلیو کی ذاتی رپورٹ میں یہ تجویز دی گئی ہے کہ گناہ کے پچھتاوے کے متعلق خیالات ایک مضبوط بگاڑ کو ظاہر کرتے ہیں جس کا عنوان قانونی طور پر معاملے کی جانچ کرنا ہے۔

ان نتائج کی روشنی میں پی این ڈبلیو کو مندرجہ ذیل طریقے سے معاملے کو آگے بڑھانا چاہیے

BCO31-xii کی تلاش کرنے والے پی این ڈبلیو میں ٹی ای لی ہارٹ سے مشاورت کی جائے۔ جو غلطی سے پاک نہ ہوں اور امن کلیسیاء کی پاکیزگی کے لیے نقصان دہ ہوں اُس کو پاسبانی طور پر نصیحت دی جائے کہ کس طرح وہ ان خیالات کے ذریعے ہونے والے

نقصان کی تلافی کی جائے ۔ کیونکہ اُس کے پاس وقت ہے کہ وہ اس اتحاد کے متعلق نظر آنے والی کلیسیاء کے خیالات کو جانچ سکے ۔

اگر اس طرح کی پاسبانی نصیحت کی تلاش نہ کی جائے یا س کے نتائج کے حصول میں نا کامی پر ٹی ای لی ہارٹ کو دوسری کلیسیاؤں کے ساتھ بات چیت ہو اس سے پہلے کے پی این ڈبلیو کی سرکاری طور پر میٹنگ ہو۔ چنانچہ پی این ڈبلیو کی کمیٹی اس کا فیصلہ کرے گی جس کی شق ہو گی BCD31-2 چنانچہ ووٹ ڈالیں گئے اور ووٹ کچھ یوں تھا ۔ 17 وصول پائے 2 برابر اور 3 غیر حاضر

اس فیصلے نے سارے معاملات کو پی این ڈبلیو کی عدالت میں واپس بھیج دیا اس کا کوئی جواب نہ ملا کیونکہ کسی نے کوئی کیس کیا ہی نہیں تھا۔ دوسرے نمبر پر ایک خط جسے 29 لوگوں نے لکھا تھا جس میں 12 مختلف پریسبٹرین کلیسیاؤں کو 22 مارچ 2010 ء کو بھیجا گیا تھا جس میں مسیوری پریسبٹرین کے ایک کلرک سے انکوائری مانگی گئی تھی جس میں ٹی ای جیفری کو مقدس لوئیس کے علاقے میں پاسٹر ہے کہ خیالات بھی شامل ہے ۔

تیسرے نمبر پر ساکس لینٹ کچھ بہادر آدمیوں نے اپنے آپ کو وقافی طور پر خواب دیکھنے والوں کے درمیان سے اپنے آپ کو نکال لیا جن میں برائن کارپنٹر، لین کیٹر اور ویس وائیٹ نے جنگ کی ۔ جن میں جارج لارنس، جشوا مون سے وفاقی خواب پر جارج لارنس پختہ عزم رکھتا تھا کہ وہ وفاقی خواب دیکھنے والا ہے اور دو انکوائری کمیٹیوں نے اس کو یہ خطاب بھی دیا تھا لیکن ابھی تک اُس کو یہ خطاب بھی دیا تھا لیکن ابھی تک اُس پر کوئی الزام ثابت نہیں ہو سکتا ۔ اُس نے کہا تھا کہ وہ اپنی مرضی کے بندوں سے سیکھے گا۔

چوتھے نمبر پر لین کیٹر نے اپنی گذشتہ معلومات کے مطابق ڈگ لس ولسن کو صرف ایمان کو وسیلہ نجات بنانے پر تنقید کا نشانہ بنایا تھا

پانچویں نمبر 2009 ء کے آخر میں مشرقی پین سل وانیس پریسبٹری نے تعلیم دینے والے ایلڈ کو 12-14 ووٹ کے ذریعے مخصوص کیا ایک ایسا آدمی جو کھلے عام اقرار کرتا ہے ۔ کہ خواتین کو ڈیکن مخصوص کیا جائے اور وہ بپتسمہ پر کوئی یقین نہیں رکھتا آخر میں پی سی اے کو اپریٹو منسٹری کمیٹی نے اپنا حکمتِ عملی کا منصوبہ بنالیا ہے ۔ انتظامیہ کمیٹی نے کھلم کھلا اعلان کیا ہے کہ 38 ویں سالانہ جنرل اسمبلی میں اس حکمتِ عملی پر عمل کیا ۔